غیبت کا انجام
قرآن وحدیث کی روشنی میں

محمد عمر فاروق
(متعلم جامعہ سلفیہ)

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین امابعد: فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم. ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم (الحجرات)

ترجمہ: اورتم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کریگا۔ دیکھو تم خود اس سے نفرت کرتے ہو اللہ سے ڈرو اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

ہمارا موجودہ معاشرہ اسلامی اقدار سے بتدریج اور مسلسل محروم ہورہا ہے اور بری عادات اس میں بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ جس میں ایک نمایاں عادت غیبت کی بھی ہے غیبت انسانی تعلقات کو تباہ کرنے والی انسانی عزوشرف کے منافی دلوں کے اندر شک وشبہ اور غلط فہمیاں پیدا کرنے والی انتہائی گھناؤنی عادت ہے قرآن کریم نے اسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیکر اس سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم

یہ غیبت کی بیماری روئی میں سلگتی آگ کی مانند ہے جو خاموشی سے پھیلتی ہے اور اکثر حالات میں جو شخص یاران جفا کے دندان کا شکار اور لوگوں کی خیانت کا نشانہ بن رہا ہوتا ہے اس صورت حال سے بے خبر ہوتا ہے ہمارے موجودہ معاشرے میں چغل خوروں کی ایک کثیر تعداد موجود ہے اور کوئی محفل ان کے وجود سے خالی نہیں۔

اسلام نے معاشرے کی اجتماعی ہئیت کو منتشر اور مجروح کرنے والی تمام چیزوں کی شدید مذمت کی ہے۔ چغل خوری ایسی بری عادت ہے کہ اجتماعی ہئیت کے اندر بداعتمادی کے جراثیموں کی پرورش کرتی ہے۔ وعدہ خلافی سے معاشرے پر سخت ابتلاء وارد ہوسکتا ہے۔ بے جا بہتان سے دل پھٹ جاتے ہیں اور افراد ایک دوسرے سے کٹ جاتے ہیں بدگوئی سے سینوں میں کدورتیں بھر جاتی ہیں جنھیں دور کرنا مشکل تر ہوتا جاتا ہے دوُرخے پن سے مسلمان کا مسلمان سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ بدگمانی سے دلوں کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔ خوشامد سے انسان ذلیل و پست ہوجاتا ہے۔ بخل سے طبیعت میں کمینہ پن آجاتا ہے۔ صحر وغرور سے انسان دوسروں کی ہمدردیوں سے محروم ہوجاتا ہے غرض وہ سب باتیں جو انسانی نفسیات کو پراگندہ کرکے اجتماعیت کو بگاڑنے والی ہیں۔ ان سب پر اسلام نے کسی بھی قسم کا خوشی کا لیبل لگا کر انہیں معاشرے میں پرورش پانے سے روکدیا ہے۔ اور جو کوئی ان میں سے کسی بھی اجتماعیت کش بیماری کو پھیلاتا ہوا نظر آئے اس پر سختی سے نگاہ رکھنے اور باز پرس کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اور معاشرے کا اجتماعی مزاج ایسے سانچے میں ڈھال دیا ہے کہ اسے مکروہات کی مزاحمت ہو اور جو کوئی ان آفات میں مبتلاء ہوجائے اس کی اس قدر ہمت شکنی کی جائے کہ وہ معاشرے میں نکو بن کر رہ جائے بالآخر ان بیماریوں سے چھٹکارا حاصل کرے اخلاق کی ان بھیانک بیماریوں میں سے جو اجتماعیت پر سخت وار کرنے والی اور مسلمانوں کو مسلمانوں سے توڑنے والی ہیں بدترین بیماری غیبت اور بدگوئی ہے۔ یعنی کسی کے موجود نہ ہونے کے وقت اس کے متعلق بات کرنا جو اس کے دل کو تکلیف پہنچانے کا موجب بنے۔

اسکا سب سے برا اثر یہ ہے کہ یہ بیماری متعدی شکل اختیار کرجاتی ہے ایک سے دوسرے کو اور دوسرے سے تیسرے کو لگتی ہے ہر ایک کبھی ہمدردی کبھی افسوس کبھی تاسف کبھی غصے اور کبھی اصلاح کی نیت خیر سے گندگی کی اس پوٹ کو چپکے چپکے معاشرے کے مختلف افراد کے درمیان پھیلاتا چلا جاتا ہے۔ شخص متعلق جو زیر بحث ہوتا ہے ممکن ہے اس آفت سے کافی عرصے تک انجان رہے کہ اس کے گوشت کو یار لوگ مزے سے تناول فرما رہے ہیں بالعموم وہ آدمی آخری ہوتا ہے جسے اطلاع ملتی ہے کہ اس میں فلاں خرابی ہے جو مجالس میں زیر بحث ہے۔

تاہم جب تک اسے خبر ہوتی ہے وہ ذات شریف جس نے اس کے بارے میں گندگی کی رپورٹ لڑھکائی تھی، کتنے ہی دامنوں کو آلودہ اور دلوں کو کبیدہ کرچکی ہوتی ہے۔

حضورﷺ نے اس قبیح حرکت کو زنا سے بھی بدتر قرار دیا ہے۔

الغیبۃ اشد من الزنا قیل فکیف قال الرجل یزنی ثم یتوب فیتوب اللہ علیہ وان صاحب الغیبۃ لا یغفر لہ حتی یغفر لہ صاحبہ

یعنی: غیبت کا گناہ زنا سے زیادہ سخت ہے کہا گیا کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کرلیتا ہے مگر غیبت کرنے والے کو نہیں معاف کرتا یہاں تک کہ جس کی غیبت کی وہ معاف کردے۔

حضرت انسؓ کی روایت کا مفہوم یہ ہے کہ زانی توبہ

کرتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کیلئے توبہ نہیں ہے۔ جو شخص غیبت کرتا ہے حقیقت میں وہ عزت و آبرو کو اس کی غیر موجودگی میں معاشرے میں جگہ جگہ نوچتا پھرتا ہے۔ جیسا کہ وہ غریب ایک مردے کی سی بے حسی سے اپنی مدافعت بھی نہیں کرسکتا۔ عزت و آبرو کو جگہ جگہ نوچنے کے اس فعل کی سزا کو تمثیلاً حضور نے معراج کے موقع پر دیکھا حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

معراج والے دن میں ایسی قوم کے پاس سے گزرا جس کے تانبے کے ناخن تھے اور وہ اپنے چہڑوں اور سینوں کو نوچ رہے تھے میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی آبروریزی کیا کرتے تھے۔ (ابو داؤد)

اتدرون ماالغیبة؟ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل امرأیت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم تکن فیہ فقد بھتہ

ایک دفعہ نبی کریمؐ نے صحابہ کرامؓ سے دریافت کیا کہ کیا تم جانتے ہو غیبت کسے کہتے ہیں صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے مسلمان بھائی کا اسطرح ذکر کرنا کہ اسے ناگوار ہو لوگوں نے عرض کیا اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو آپ نے فرمایا اس کی موجودہ برائی بیان کرو گے تو غیبت ہوگی اگر وہ برائی اسمیں موجود نہ ہو تو وہ بہتان باندھو گے۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے معراج والی رات ایک گروہ کو دیکھا وہ مردہ لاش کا گوشت کھا رہے تھے اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت جبرائیل سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں جو مردہ گوشت کھا رہے ہیں فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں غیبتیں کیا کرتے تھے اور لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ (احمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ سخت بو پھیلی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم جانتے ہو یہ کس کی بدبو ہے؟ آپ نے ہی فرمایا یہ ان لوگوں کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبتیں کرتے ہیں۔

اس حدیث میں ایک نکتہ یہ ہے کہ غیبت کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ دوسرے کے عیوب کی تشہیر کی جائے اس لئے جس طرح غیبت کرنے والے لوگوں کے عیوب کو عام طور پر پھیلاتے ہیں۔ اسی طرح ان کے اس عمل کی نجاست و گندگی کی بدبو بھی دنیا میں پھیل کر لوگوں کو متنفر کردیتی ہے اس نکتہ کو آپ نے دوسری حدیث میں واضح طور پر بیان فرمایا۔

اے وہ لوگو! جو زبان سے تو ایمان لائے ہو لیکن ایمان تمہارے دلوں کے اندر جاگزیں نہیں ہوا ہے نہ مسلمانوں کی غیبت کرو نہ ان کے عیوب کی تلاش میں رہو کیونکہ جو شخص ان کے عیوب کی تلاش میں رہے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کے عیوب کی تلاش میں رہے گا۔

اور خدا جس کے عیوب کی تلاش کریگا خود اس کو اس کے گھر کے اندر ذلیل و رسوا کریگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من اکل لحم اخیہ فی الدنیا قرب الیہ یوم القیمة فیقال لہ کلہ کما اکلتہ حیافیا کلہ ویکلح ویضع (ابویعلی)

ترجمہ: جو شخص دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھائے گا (یعنی غیبت کریگا) تو قیامت کے دن وہی گوشت اس کے قریب کیا جائیگا اور اس سے کہا جائیگا اس مردہ کو کھا جس طرح تو دنیا میں کھاتا رہا چنانچہ وہ منہ بگاڑ بگاڑ کر کھائے گا۔

غیبت کرنے سے نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ قیامت کے روز اس کے نامہ اعمال میں نیکی نہیں لکھی رہے گی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز انسان کو اس کا کھلا ہوا اعمال نامہ دیا جائیگا اس میں کوئی نیکی نہ ہوگی وہ کہے گا میری فلاں فلاں نیکی کہاں گئی۔ جو میں نے کی تھی اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری غیبتوں کیوجہ سے تیری نیکیاں مٹادی گئی ہیں۔

اس غیبت کیوجہ سے قبر میں سخت عذاب ہوتا ہے چنانچہ نبی ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا جن میں عذاب ہو رہا تھا آپ نے فرمایا ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے کہ ایک پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ دوسرا لوگوں کی غیبتیں کرتا تھا (بخاری)

جس طرح زندوں کی غیبت کرنا حرام ہے اسی طرح مردوں کی بھی غیبت کرنا حرام ہے۔ غیبت کا مطلب یہی ہے کہ کسی کا عیب جو اس میں موجود ہو دوسروں کے سامنے بیان کیا جائے اس میں ہر عیب داخل ہے۔

غیبت کا دائرہ بہت وسیع ہے اس میں غیبت زبان سے بھی ہوتی ہے ہاتھ سے بھی اور آنکھ سے بھی ہوتی ہے۔ کسی شخص کی نقل کرنا توہین کے طور پر کہ وہ اندھا ہے، لنگڑا ہے، لولا ہے تو یہ بھی غیبت میں شامل ہے۔

حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ حضرت صفیہؓ کی نقل کی جو کہ کوتاہ قد کی تھیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے ایک ایسی بات کی جس کو پانی میں ملا دیا جائے تو وہ بھی متغیر ہو جائے۔

لو مذجت بماء البحر لمذجتہ (ابوداؤد)

یعنی یہ کلمہ ایسا تلخ ہے کہ اپنی تلخی اور سختی کی وجہ سے دریا کے شیریں اور میٹھے پانی کو تلخ بنادے گا اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو قد کا چھوٹا یا بڑا کہنا بھی غیبت ہے۔

زبان کی حفاظت ایک بڑا مشکل امر ہے انسان کسی سے کسی بنا پر کبیدہ خاطر ہوتا ہے تو اس کے بارے میں اس کی زبان کا محفوظ رہنا بہت مشکل تر ہو جاتا ہے اس لئے حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص

باقی صفحہ 14 پر